مطبوعات

جدوجہد آزادی اور مولانا اشرف علی تھانویؒ	تالیف: پروفیسر احمد سعید صاحب شائع کردہ:۔ خالد ندیم پبلی کیشنز۔ کشمیری بازار، راولپنڈی قیمت:۔ پانچ روپے، پچاس پیسے، صفحات:۔ ۱۷۰

پروفیسر احمد سعید صاحب ایک نوجوان تاریخ دان کی حیثیت سے ملک کی جانی پہچانی شخصیت ہیں تاریخی مواد کی تلاش پھر اس کی ترتیب و تدوین، گزرے ہوئے واقعات کا گہرا تجزیہ اور ان سے نتائج اخذ کرنے کا انہیں خدا تعالیٰ نے خاص ملکہ عطا فرمایا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب ان صفات کی پوری طرح حامل ہے۔ فاضل مصنف نے اس میں اس باطل خیال کی، جسے ایک خاص طبقہ بڑی چالاکی اور عیاری کے ساتھ ایک منصوبے کے تحت پھیلا رہا ہے، کہ تحریک پاکستان کی اساس دینی نہ تھی بلکہ معاشی تھی، نہایت ٹھوس شواہد سے تردید کی گئی ہے۔ پھر انہوں نے مستند حوالوں سے اس حقیقت کو بھی ثابت کیا ہے کہ برصغیر پاک و ہند کے سارے علماء تحریک پاکستان کے مخالف نہ تھے بلکہ علماء کی بہت بڑی تعداد نے جن میں مولینا اشرف علی تھانویؒ جیسے نامور عالم شامل تھے اس تحریک کو قوت بہم پہنچائی۔ یہ ان علمائے اکرام کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ تحریک کو عوام میں مقبولیت حاصل ہوئی۔

تبصرہ نگار کو جہاں فاضل مصنف کے علمی شغف کو دیکھ کر مسرت ہوئی ہے وہاں اُسے اس بات سے بھی اطمینان ہوا ہے کہ پروفیسر صاحب نے تحریکِ پاکستان سے الگ رہنے والے علماء کا تذکرہ بھی بڑے احترام سے کیا ہے اور ان کے نقطۂ نظر کو ہمدردی سے سمجھنے کی کوشش کی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ انہوں نے ان کے لیے وہ زبان استعمال نہیں کی جو کہ آج کل کے بعض نام نہاد تاریخ دان اور پاکستان کی محبت کے جھوٹے دعویدار استعمال کرتے ہیں۔ کتاب کا پہلا حصہ جو ہمارے نزدیک مواد کے لحاظ سے سب سے زیادہ جاندار ہے اس میں البتہ یہ کمی محسوس ہوتی ہے کہ اقتباسات درج کرتے وقت ان کے مآخذ بیان نہیں کیے گئے۔ ہمیں امید ہے کہ فاضل مصنف اگلی اشاعت میں اس کا التزام کر دیں گے۔ کتاب کے آخری چند صفحات جن میں مولانا حسینؒ احمد مدنی اور مولاناؒ تھانوی کے ایک دوسرے کے بارے میں جذبات محبت و احترام درج ہیں، بڑے وقیع ہیں اور اُن سے

یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر دل میں ایک دوسرے کے خلاف بغض و کدورت نہ ہو تو اختلافات کے باوجود نہایت خوشگوار تعلقات قائم رکھے جا سکتے ہیں۔ کاش ان دونوں حضرات کے معتقدین اور منتسلین اپنے حلقے سے باہر بھی اختلافِ رائے کے احترام کا عملی نمونہ پیش کر سکیں۔

پاکستان مسلم لیگ کا دورِ حکومت تالیف:۔ جناب صفدر محمود صاحب۔

شائع کردہ:۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز۔ لاہور۔

قیمت:۔ بیس روپے صفحات ۲۲۴

اس کتاب کے مصنف جناب صفدر محمود صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ واحد نوجوان مصنف ہیں جنہوں نے پاکستان پر انگریزی اور اردو میں کئی ایک مستند اور وقیع کتابیں لکھی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی ان کے علمی ذوق کی ہر لحاظ سے آئینہ دار ہے۔ مسلم لیگ کا عروج و زوال مسلم قوم کے لیے بیک وقت طربیہ بھی ہے اور المناک حزنیہ بھی۔ طربیہ اس وجہ سے کہ اس تحریک نے اس برِ عظیم کے مسلمانوں کے دلوں میں نیا عزم اور تازہ ولولہ پیدا کیا جس کے نتیجے میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔ مگر افسوس کہ یہ تنظیم اپنی داخلی کمزوریوں اپنے بعض رہنماؤں کی بے تدبیریوں اور بے اعتدالیوں کی وجہ سے اس ملک کو سنبھال نہ سکی جسے اس نے بڑے مقدس نعروں اور خوش کن وعدوں کے ساتھ حاصل کیا تھا۔ یہ بات اگرچہ بڑی دلخراش ہے مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جس لیگ کی کوششوں سے یہ ملک بنا تھا اسی لیگ کے ہاتھوں اسے ناقابلِ تلافی نقصان بھی پہنچا، خصوصاً اس خطۂ پاک کو اسلام کی تجربہ گاہ بنانے کا جو عزم لے کر اس نے جدوجہد شروع کی تھی اس کی تکمیل میں لیگ یکسر ناکام رہی۔ اس میدان میں اس کی اسی المناک ناکامی کا نتیجہ ہے کہ آج پاکستان کے مقصدِ وجود کے بارے میں کئی ایک متضاد باتیں کی جانے لگی ہیں۔ لیگ کو ملک میں جو غیر معمولی مقبولیت حاصل تھی اگر وہ اس سے فائدہ اٹھا کر اس مقصد کی تکمیل میں منہمک ہو جاتی تو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا سے اسلام کا نقشہ اس سے بہت مختلف ہوتا جو کہ آج ہمیں نظر آ رہا ہے۔ فاضل مصنف نے مواد کی فراہمی، اس کی تدوین و ترتیب میں بڑی محنت اور ذہانت کا ثبوت دیا ہے۔ اور ملک کے مشہور ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز نے اسے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔